ہوئے جبکہ تیسرے باب میں خط لکھنے والے اہل علم کے حالات زندگی دیئے گئے ہیں۔ بعض مقامات پر یوسف صاحب نے حواشی بھی لکھے ہیں۔ یہ کتاب اپنے مندرجات کے اعتبار سے اپنے دامن میں دلچسپی کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ کئی خطوط تو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک خط میں ملک عبدالرشید عراقی صاحب اپنے نام کے ساتھ عراقی کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں' ہمارا تعلق افغان برادری کی شاخ ککے زئی سے ہے اور ککے زئی اپنے نام کے ساتھ ملک لکھتے ہیں۔ ایک روایت کے مطابق جیسا کہ آپ جانتے ہیں پٹھانوں کے نام ایسے ہوتے ہیں جیسے دریا خان' سمندر خان' منگل خان وغیرہ ایسے ہی ہمارے کسی بزرگ کا نام عراقی خان تھا۔ جس کی نسبت ہمارے خاندان کے لوگ اپنے ناموں کے ساتھ عراقی لکھتے ہیں۔ دوسری روایت کے مطابق ہمارے بزرگ عرق کا کاروبار کرتے تھے۔ عرق سے عراقی ہوگیا' یہی ہم اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں۔"

اب ذہبی دوراں عظیم مورخ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے ایک خط کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ وہ نعیم صاحب کو لکھتے ہیں جہاں میں نے لفظ "ضلعے" لکھا ہے وہ جمع نہیں ہے "امالہ" ہے۔ "ضلع فیصل آباد" لکھتے وقت لفظ "ضلع" ہی لکھیں گے۔ لیکن جہاں یہ بتانا مقصود ہو کہ وہ کس ضلعے کا رہنے والا ہے تو اس نسبت کے موقع پر یہ کہا جائے گا کہ وہ فلاں ضلعے سے تعلق رکھتا ہے تو یہ جمع نہیں ہوگا۔ اسی طرح "ٹھٹھہ" ایک شہر ہے۔ لیکن اگر آپ وہاں جانا چاہیں تو یہی کہیں گے کہ ٹھٹھے جا رہا ہوں یا ٹھٹھے سے آ رہا ہوں۔ ایسے مواقع پر آخر کے الف کو "ے" سے بدل دیتے ہیں۔ اسے "امالہ" کہا جاتا ہے "جمع" نہیں کہا جاتا۔"

یہ کتاب ایسے دلچسپ اور علمی خطوط سے لبریز ہے اور بعض نامور اہل قلم کے خطوط اور سوانح تو پہلی بار اس کتاب میں دیکھنے کو ملے ہیں۔ یہ یوسف نعیم صاحب کی علم اور اہل علم سے محبت ہے کہ انہوں نے ان خطوط کو کتابی صورت میں محفوظ کر دیا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب ادبی حلقوں میں تحسین وقدر کی نگاہ سے دیکھی جائے گی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆

نام کتاب: تذکار نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ

تالیف: ملک عبدالرشید عراقی

صفحات: 110 قیمت: 50 روپے صرف

ناشر و ملنے کا پتہ: ادارہ احیاء التراث اہل السنۃ الہ آباد نذیر آباد ضلع گوجرانوالہ

حضرت مولانا نواب صدیق حسن خاں قنوجی رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند میں جماعت اہل حدیث

کے اکابر علماء میں سے تھے۔ وہ قرآن کریم کے بلند پایہ مفسر' حدیث کے شارح' اسلامی علوم کے ماہر اور مسلک اہل حدیث کے داعی تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں نہایت علمی کارنامے سرانجام دیئے۔ سوا تین سو کے لگ بھگ ان کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصنیفات ہیں۔ ان میں تفاسیر قرآن بھی ہیں۔ شروحات حدیث بھی' اسلامی و تحقیقی اور تاریخی موضوعات پر کتب بھی۔ 16 جلدوں میں انہوں نے ترجمان القرآن کے نام سے قران کی تفسیر لکھی اور 8 جلدوں میں صحیح بخاری کی شرح۔ پھر نواب صاحب کا صدقہ جاریہ ہے کہ انہوں نے برصغیر میں سب سے پہلے صحاح ستہ کے اُردو تراجم علامہ بدیع الزماں اور علامہ وحید الزماں مرحوم کو معقول وظیفہ دے کر کرائے۔ اسی طرح نواب صاحب نے فتح الباری' تفسیر ابن کثیر اور نیل الاوطار اپنے خرچہ سے چھپوا کر ہدیۃً تقسیم کی۔ یہ ایک اجمالی سا عکس ہے نواب صاحب کی اسلام دوستی اور ان کی علمی و دینی خدمات کا۔

افسوس کہ آج وطنِ عزیز میں ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو نواب صاحب کو اہل حدیث اکابر میں شمار کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے۔ ان کج فہم محققین کو جن کا مبلغ علم چند فروعی مسائل سے آگے نہیں بڑھتا' اپنے نظریات اور رویے پر غور کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اجر عظیم دے محترم ملک عبدالرشید عراقی صاحب کو کہ انہوں نے نواب صاحب کی دینی و علمی خدمات کے پیشِ نظر ''تذکار نواب صدیق حسن خان'' مرتب کی اور اس کتاب میں حضرت نواب صاحب کے حالات و واقعات ان کی دینی و تبلیغی مساعی اور تصانیف کا بھرپور طریقے سے تعارف کرایا ہے۔ اس ضمن میں عراقی صاحب نے نواب صاحب کے خاندان' ان کے آباء و اجداد' والد' بھائیوں اور ان کے بیٹوں کے حالات بھی لکھے ہیں اور ان کی دینی و تصنیفی خدمات کو عمدگی سے اجاگر کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ اس خاندان کے عالی قدر بزرگوں کے اساتذہ کرام کے حالات بھی دیئے گئے ہیں۔

کتاب اگرچہ مختصر ہے' لیکن اس کے مطالعہ سے نواب صاحب کی زندگی کے کئی پہلو نکھر کر سامنے آتے ہیں۔ ادبی و سوانحی کتب میں اس کتاب کی اشاعت قابل قدر اضافہ ہے۔ اُمید ہے قارئین اس کتاب کو ذوق و شوق سے مطالعہ فرمائیں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆